پاک جمہوریت

اکتوبر ۲۰۲۵ء

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد: 65 شمارہ: 10

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

اکتوبر ۲۰۲۵ء

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات و نشریات کا جریدہ

جلد:65 شمارہ:10

اداریہ		۵
ا۔ موسمی تبدیلی اور آبی جارحیت	ناصر نقوی	۶
۲۔ اور فوج کی زیر قیادت معاشی اقدامات	رباب زہرا	۱۳
۳۔ امریکی کمپنی کا 500$ ملین سرمایہ پاکستان کے منرل سیکٹر میں	امتیاز احمد تارڑ	۱۹
۴۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور پاکستان انسانی حقوق یا یکطرفہ بیانیہ؟	اُمِ ایمن	۲۴
۵۔ سی پیک فیز-II، پیشرفت علاقائی روابط اور تجارتی توسیع	محمد زکریا	۲۹

نگران اعلیٰ: ثمینہ فرزین
نگران: محمد سلیم
مینجنگ ایڈیٹر: شبیہہ عباس

چیف ایڈیٹر: ماریہ رشید ملک
ایڈیٹر: مائرہ جاوید
ڈیزائنر: محمد وسیم

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور
انتظامیہ:042-99333909
مدیر:042-99333912
email:editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ''پاک جمہوریت'' کا مقصد عوام الناس کو آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے یا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

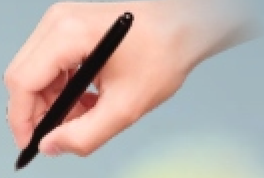

اداریہ

دنیا میں موسم کے رجحانات بدل رہے ہیں۔ پچھلی چند دہائیوں میں اس میں ایک بڑی اور ڈرامائی تبدیلی آئی ہے اور پاکستان اُن ممالک میں شامل ہے جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں، حالانکہ اس کا کاربن فُٹ پرنٹ اتنا بڑا نہیں۔ حالیہ سیلاب اور بھارت کی جانب سے چھوڑے گئے پانی کا رُخ ہماری طرف موڑ دینا، ہمارے ازلی دشمن کے مذموم عزائم کی واضح مثال ہے۔ دوسری طرف اگر بین الاقوامی منظرنامے پر نظر ڈالیں تو پاکستان کے لیے حالات کافی بہتر دکھائی دیتے ہیں۔ وزیرِ اعظم شہباز شریف کو عالمی طاقتوں کی جانب سے سراہا اور خراجِ تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ بھارت کو 10 مئی کی جھڑپ میں شکست دینے کے بعد پاکستان کو دنیا کے اسٹیج پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اُن طاقتوں میں سب سے آگے ہے جو پاکستان کی اس کامیابی پر مبارکباد دے رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے پاکستان کے معدنیات اور کان کنی کے شعبے میں 500 کھرب ڈالر سرمایہ کاری کرنے کا اعلان بھی کیا ہے، جو یقیناً ملک میں خوشحالی اور ترقی کا باعث بنے گا۔ چین نے پاکستان میں سی پیک-2 کا آغاز کر دیا ہے، جو موجودہ پاکستانی حکومت کی ایک اور بڑی کامیابی ہے۔ اس کے برعکس کچھ بین الاقوامی تنظیمیں جیسے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اب بھی پاکستان کے بارے میں منفی پراپیگنڈا کرتی ہیں اور جانبدارانہ اعداد و شمار پیش کرتی ہیں۔ امید ہے کہ مستقبل میں یہ رجحان بھی ختم ہو جائے گا۔

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

موسمی تبدیلی اور آبی جارجیت

ناصر نقوی

(مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں)

اس بات کا پوری دنیا میں شور وغوغا تھا کہ حضرت انسان نے دنیا میں جو گل کھلائے ہیں اس کا قدرت جلد ردعمل دے گی پوری دنیا میں موسمی تبدیلی کے باعث وہ کچھ دیکھنے کو ملے گا جس کا آدم زادے تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن اس بات کی نشاندہی بھی ہوگئی تھی کہ اس موسمی تبدیلی سے جن ممالک پر زیادہ اثرات پڑیں گے ان میں پاکستان سرفہرست ہوگا۔ لہذا پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے باعث گذشتہ تین چار سالوں سے آلودگی کے بحران اور اس کے باعث دھند کا شکار ہو گیا وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے اقدامات بھی کیے لیکن معاملات حقیقی معنوں میں سدھارے نہیں جا سکے۔ اس کی بنیادی وجہ آلودگی اور درختوں کی کمی کو قرار دیا گیا ماضی میں عمران خان کی حکومت نے بلین ٹری لگانے کا وعدہ کیا تاہم اس منصوبے میں بھی دو نمبری ہوگئی اور خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں کیئے جا سکے جبکہ ٹمبر مافیا کے ہاتھ بھی کسی نے نہیں باندھے لہذا بلین ٹری کے مقابلے میں درختوں کی غیر قانونی کٹائی کا سلسلہ بھی نہیں رکا بلکہ ہمسایہ بھارتی پنجاب سے فصلوں کی باقیات کے جلانے اور فیکٹریوں کے دھوئیں نے بھی اپنا کردار ادا کیا جس میں مقامی لوگوں نے بھی اپنا حصہ ڈالنے میں کمی نہیں کی۔ حکومتی سطح پر بھٹوں کو جدید سہولیات مہیا کی گئیں جہاں ایسا نہیں کیا جا سکا، وہاں اینٹوں کے بھٹے بند کر دیے گئے۔ فیکٹری ایریا میں بھی خصوصی اقدامات کیے گئے تاہم مجموعی طور پر مکمل کامیابی حاصل نہیں ہو سکی، آلودگی اور دھند نے انسانی جانوں کے لیے گلے اور سانس کی بیماریوں کو جنم دیا، ہسپتالوں میں ایمر جنسی کاؤنٹر بھی بنائے گئے کیونکہ مریضوں کی تعداد میں اضافہ ناقابل یقین حد تک ہوا، محکمہ موسمیات نے قبل از وقت موسمی تبدیلی کے باعث

مون سون میں غیر معمولی بارشوں کی پیشن گوئی کی۔صوبائی حکومت نے اس تبدیلی سے نمٹنے کے لیے بنیادی انتظامات بھی کیے لیکن موسمی تبدیلی ایک آسمانی آفت بن گئی سب سے پہلے خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان میں گلیشیئر مصیبت بنے، ساتھ ہی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا پورے ملک کو توجہ دلاؤ نوٹس ملا کہ معاملہ شمالی علاقہ جات، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، آزاد کشمیر سے آگے بڑھ سکتا ہے پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا، غیر معمولی اور طوفانی بارشیں عذاب بن گئیں۔

پہلا الزام لگا کہ اگر خیبر پختونخوا میں ڈیم بنائے جاتے تو سیلاب سے نہ صرف بچا جا سکتا تھا بلکہ عوام اور علاقہ تباہی سے بچ جاتا لیکن ابھی یہ بحث جاری ہی تھی کہ راوی، ستلج اور چناب بھر گئے بڑے ریلے آئے تو بند ٹوٹ گئے، ہر طرف پانی ہی پانی، لاکھوں افراد متاثر، سینکڑوں بستیاں زیر آب آئیں، فصل تباہ اور لوگ نقل و نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔صوبائی اور وفاقی حکومت امدادی کاموں میں سرگرم ہو گئیں۔سینکڑوں افراد جان بحق اور ہزاروں زخمی ہوئے، برسوں بعد تین بڑے دریا راوی، ستلج اور چناب بیک وقت بپھرے تو ہر طرف تباہی کے سوا کچھ نظر نہیں آیا کیونکہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں بارشوں کے ساتھ 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں اور نظام زندگی الٹ پلٹ ہو گیا۔ بالکل اسی طرح لاہور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں میں بادل جم کر برسے بجلی معطل ہو گئی، متعدد فیڈرز ٹرپ ہوئے، ایسے میں بھارت نے اپنے ڈیمز میں جمع شدہ پانی چھوڑ دیا اور 48 گھنٹوں میں دریائے جہلم، چناب میں اونچے درجے کا سیلاب آ گیا پھر ملک بھر میں مزید بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا جس سے لینڈ سلائیڈنگ شروع ہوئی اور اربن فلڈنگ کا الرٹ جاری ہوا لیکن راوی، چناب اور ستلج کے بپھرنے سے سب سے پہلے قصور کے 30 دیہات کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا۔راوی جو ایک عرصے سے خشک پڑا تھا اس نے بھی ایسی انگڑائی لی کہ لاہور کے گرد و نواح کی قیمتی اور پوش آبادیاں زیر آب آ گئیں، چاروں جانب شور مچ گیا کہ راوی نے اپنی زمین کا قبضہ واپس لے لیا پنجاب حکومت نے وزیر اعلی مریم نواز کی سرپرستی میں امدادی سرگرمیاں شروع کیں۔ان کا دعوی تھا کہ اگر میری عوام مشکل گھڑی ہے تو میں چین سے نہیں بیٹھ سکتی۔اس صورتحال میں بھارت نے پہلے بغیر بتائے پانی چھوڑا اور بعد ازاں اطلاعات بھی ادھوری دیں۔ایک رائے ہے کہ بھارت بھی غیر معمولی بارشوں کا شکار تھا لہذا مجبوری میں پانی چھوڑا کیونکہ ایک سے زیادہ ڈیمز کے دروازے ٹوٹ گئے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھارت نے پاکستان سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے

> **ایک رائے ہے کہ بھارت بھی غیر معمولی بارشوں کا شکار تھا لہذا مجبوری میں پانی چھوڑا کیونکہ ایک سے زیادہ ڈیمز کے دروازے ٹوٹ گئے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بھارت نے پاکستان سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے پہلے پانی اکٹھا کیا پھر پریشر بنا کر پاکستان کے غیر سیراب دریاؤں میں چھوڑ کر پاکستان پر آبی جارحیت کی، جو لوگ اس حقیقت کو محض اتفاق سمجھتے ہیں انہیں یوٹیوب اور گوگل پر ڈھونڈنے سے بھارتی ریٹائرڈ جنرل اجیت سنگھ کا بیان مطمئن کرنے کے لیے کافی ہے کہ ہم نے موسمی تبدیلی کے موجودہ دور میں پاکستان کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے لیے پہلے پانی ڈیمز میں جمع کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔**

پہلے پانی اکٹھا کیا پھر پریشر بنا کر پاکستان کے غیر سیراب دریاؤں میں چھوڑ کر پاکستان پر آبی جارحیت کی، جو لوگ اس حقیقت کو محض اتفاق سمجھتے ہیں انہیں یوٹیوب اور گوگل پر ڈھونڈنے سے بھارتی ریٹائرڈ جنرل اجیت سنگھ کا بیان مطمئن کرنے کے لیے کافی ہے کہ ہم نے موسمی تبدیلی کے موجودہ دور میں پاکستان کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے لیے پہلے پانی ڈیمز میں جمع کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔ پاکستان یاد رکھے کہ ہم مستقبل میں بھی پانی کو ہتھیار بنائیں گے۔ آئندہ گرمیوں میں بھارت ایک مرتبہ پھر اس حکمت عملی کو دوہرائے گا۔ تاہم وہ اس بات کو نظر انداز کر رہا ہے کہ اگر یہی حکمت عملی پاکستان کے آئرن فرینڈ عوامی جمہوریہ چین نے اپنالی تو پھر بھارت کا کیا بنے گا؟ مودی سرکار نے پہلگام ڈرامہ رچا کر سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس معاہدے کے بعد بھی بھارت اس بات کا پابند ہے کہ وہ راوی، چناب اور ستلج میں پانی

چھوڑنے سے پہلے پاکستان کو اطلاع دے، لیکن سندھ طاس معاہدہ سے فرار حاصل کرنے کے بعد وہ بھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکا۔ اس لیے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت نے اس حوالے سے ہر محاذ پر اپنا مقدمہ لڑا بلکہ بھارتی ہٹ دھرمی کو بھی باور کرایا اسی لیے عالمی عدالت نے فیصلہ پاکستانی موقف کے مطابق کیا اور ناں ناں کرتے ہوئے بھی مودی سرکار کو تھوک کر چاٹنا پڑا لیکن اس نے پانی چھوڑتے ہوئے۔ آخری لمحات میں اطلاع دی اور وہ بھی ادھوری۔ موسمی تبدیلی کے باعث موجودہ بحران اپنی جگہ لیکن مستقبل میں اس صورتحال کے حوالے سے بحران مزید گمبھیر ہو سکتا ہے اس لیے صوبائی حکومتیں اور وفاق مل کر نئے اقدامات کے لیے متفق ہیں۔

مستقبل کی مشکلات سے بچنے کے لیے وزیراعظم شہباز شریف اور وزیراعلی پنجاب مریم نواز یک آواز ہیں، اتحادی پیپلز پارٹی اور اپوزیشن جماعتیں سنی اتحاد کونسل المعروف پی۔ٹی۔آئی نے بھی آبی ذخائر اور ڈیمز کے حق میں بیانات دیے ہیں تاہم وزیراعلی گنڈاپور نے ایسے میں کالا باغ ڈیم بنانے اور اپنا مثبت کردار ادا کرنے کا اعلان بھی کیا ہے جبکہ پیپلز پارٹی، اے۔این۔پی اور جمیعت علماء اسلام اس کے مخالف ہیں، ایسا لگتا ہے کہ عمران خان اور تحریک انصاف کی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے گنڈاپور نے کالا باغ ڈیم کے مردہ گھوڑے کو زندہ کیا ہے کیونکہ سابق اسپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر نے گنڈاپور کے مطالبے کو ذاتی رائے کہہ کر کسی حد تک حقیقی کہانی بتا دی ہے عام تاثر بھی یہی ہے کہ اگر ہم نے گزشتہ 78 سالوں میں ڈیمز بنانے پر توجہ دی ہوتی تو معاملات بہتر ہوتے۔موجودہ سنگین صورتحال میں ایک مرتبہ پھر چھوٹے بڑے ڈیمز بنانے کی منصوبہ بندی کا تذکرہ شروع ہو چکا ہے وزیراعظم، سپہ سالار فیلڈ مارشل عاصم منیر، وزرائے اعلی اس بارے میں سنجیدہ سوچ رکھتے ہیں لیکن ایک مضبوط رائے یہ بھی موجود ہے کہ صرف ڈیمز آسمانی آفت سے نجات کے لیے کافی نہیں، اس کے لیے مربوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے، وزیراعظم کا یہ کہنا درست ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی اور بارشیں اپنی جگہ، تباہی میں اضافہ انسانوں نے خود کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ گلیات میں درختوں کی کٹائی پر دل خون کے آنسو روتا ہے

> موسمی تبدیلی کے اثرات میں پاکستانی عوام کو کلاؤڈ برسٹ، سپر فلڈ، بارشی بگولا جیسی اصلاحات سے بھی واقفیت حاصل ہوگئی۔چکوال اور گجرات میں تاریخ کی منفرد بارش شہریوں کے لیے پریشانی کا باعث بن گئی، لاہوریوں نے 1988 کے بعد پہلی بار راوی کو مچلتے دیکھا جبکہ دریائے ستلج 1955 کے بعد بلند ترین سطح پر بپھرا پایا گیا۔جس سے صوبے کے ہزاروں دیہات زیر آب آئے اور لاکھوں افراد متاثر ہوئے، ریسکیو 1122، رضا کار تنظیموں کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ اور مشکل آپریشن افواج پاکستان اور رینجرز کے جوانوں نے کیے ہیں۔

لیکن اب بھی راستوں میں تعمیرات کا عمل دخل ہے ہمیں سوچنا ہوگا کہ آخر کب تک ہم نقصانات کا معاوضہ دیتے رہیں گے جبکہ وزیراعلی مریم نواز سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے متاثرین کو تمام نقصانات کی ادائیگی کی یقین دہانی کرا رہی ہیں۔انہوں نے وعدہ کیا کہ ڈیم سمیت جو کچھ بھی کرنا پڑا کروں گی بلکہ ایک سال میں ایسے اقدامات کریں گے کہ آئندہ سیلاب آنے پر تباہی نہ ہو، پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے قصور اور لاہور کے دیہی متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا بلکہ مظفرگڑھ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیراعلی پنجاب مریم نواز کی خدمات کا اعتراف بھی کیا۔ان کا کہنا تھا کہ اس مشکل گھڑی میں ہم مریم نواز کے ساتھ ہیں، میں نے اپنے پارٹی رہنماؤں اور جیالوں کو امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ہدایت کردی ہے اسی طرح فیلڈ مارشل عاصم منیر نے سیالکوٹ سیکٹر کا دورہ کیا اور افواج پاکستان کے جوانوں کو ریسکیو سرگرمیوں میں مزید تیزی کی ہدایت کی، انہوں نے سکھوں کی مذہبی شخصیات سے بھی ملاقاتیں کیں اور یقین دہانی کرائی کہ کرتار پور جلد اصل حالت میں بحال کر دیا جائے گا ان کا کہنا تھا کہ اقلیتوں کے مذہبی مقامات کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے اور پھر وزیراعلی پنجاب مریم نواز نے

چند گھنٹوں میں کرتارپور کی نکاسی آب کا آپریشن مکمل کرا کے گردوارہ کرتارپور کی چمک دمک بحال کرادی۔

موسمی تبدیلی کے اثرات میں پاکستانی عوام کو کلاؤڈ برسٹ، سپر فلڈ، بارشی بگولا جیسی اصلاحات سے بھی واقفیت حاصل ہوگئی۔ چکوال اور گجرات میں تاریخ کی منفرد بارش شہریوں کے لیے پریشانی کا باعث بن گئی، لاہوریوں نے1988 کے بعد پہلی بار راوی کو مچلتے دیکھا جبکہ دریائے ستلج 1955 کے بعد بلند ترین سطح پر بپھرا پایا گیا۔ جس سے صوبے کے ہزاروں دیہات زیر آب آئے اور لاکھوں افراد متاثر ہوئے، ریسکیو 1122، رضا کار تنظیموں کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ اور مشکل آپریشن افواج پاکستان اور رینجرز کے جوانوں نے کیے ہیں۔ غیر

معمولی اور طوفانی بارشیں موسمی تبدیلی کے باعث ہوئیں، سیلابی ریلوں، کلاؤڈ برسٹ اور بارشوں سے جانی ومالی نقصان بہت زیادہ ہوا لیکن بھارت کی جانب سے ادھوری اطلاعات کے بعد جو پانی چھوڑا گیا اس نے تباہی اور نقصانات میں اضافہ کر دیا۔ سینکڑوں کچے پکے مکانات، ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں، پانی کی نذر ہوگئیں، قومی ادارے این۔ ڈی۔ ایم۔ اے اور پنجاب کے پی۔ ڈی۔ ایم۔ اے نے الرٹ جاری کیے۔ پانی کے بے رحم بہاؤ نے پنجاب اور جنوبی پنجاب میں اپنی حشر سامانیوں کے بعد سندھ کا رخ کیا، وہاں سندھ حکومت قبل از وقت انتظامات کر چکی تھی لیکن غیر معمولی بارشوں، سیلابی پانی اور بھارتی کارستانی کے باعث محدود وسائل میں دریائے سندھ پر بھی راوی، ستلج اور چناب کی طرح قابو نہیں پایا جاسکا۔ وزیراعظم نے پورے ملک کے سیلاب متاثرین کی مکمل امداد کرنے کا وعدہ کیا انہوں نے کہا کہ افواج پاکستان

نے امدادی کاموں میں اہم کردار ادا کیا اور فیلڈ مارشل نے تمام آپریشنز کی خودنگرانی کی۔انہوں نے کہا کہ آبی راستوں پر غیر قانونی تعمیرات کی روک تھام کے لیے صوبائی حکومتوں سے مشوروں کے بعد حکمت عملی بنائی جائے گی کیونکہ آبی گزرگاہوں میں تعمیری رکاوٹوں سے پانی کے بہاؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے، وفاق جلد صوبائی حکومتوں اور ماہرین سے مشاورت کے بعد مستقبل کی ایسی منصوبہ بندی کرے گا کہ تباہی اور نقصان کو کم ازکم کیا جاسکے۔شہباز شریف کا کہنا تھا کہ پنجاب میں مریم نواز نے ندی، نالوں اور پانی کی گزرگاہوں کو ریڈ زون قرار دے کر ان علاقوں کو غیر قانونی تعمیرات سے صاف کرنے کی ٹھان لی ہے ایسی پالیسی ملک بھر کے لیے بنائی جائے گی وزیراعظم نے کہا کہ موسمی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بھارتی آبی جارجیت نے بھی ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ہم اپنا احتجاج ریکارڈ پر لائے ہیں اب سفارتی محاذ پر بھی اس مسئلے کو اٹھائیں گے تاکہ مستقبل میں بھارت ایسا نہ کر سکے۔

موسمی تبدیلی اور بھارتی آبی جارجیت نے حکومت اور عوام کی آنکھیں کھول دیں ہیں کیونکہ غیر معمولی بارشوں اور سیلاب کی شدت سے سڑکیں ٹوٹیں، بستیاں اجڑیں اور محتاط اندازے کے مطابق اربوں روپے کا نقصان ہوا، اب سیلاب کے بعد بیماریاں پھوٹ پڑیں گیں، دوسری جانب اہم کام متاثرین کی بحالی کا ہوگا جو کسی بڑے امتحان سے کم نہیں۔انسانی جانوں کا نقصان ہی نہیں، مال مویشی اور فصلیں پانی میں بہہ گئیں، اس طرح سب سے زیادہ نقصان کسانوں کا ہوا، جسے صوبائی اور وفاقی حکومت کو پورا کر کے انھیں دوبارہ قومی دھارے میں لانا ہوگا، اس عمل کو بھی جلد از جلد مکمل نہ کیا گیا اور تاخیری روایتی حربے استعمال ہوئے تو آئندہ سال اس میں تیزی کا اندیشہ بھی موجود ہے۔

شہباز کی پرواز۔۔۔مودی کی شکست

رباب زہرا

(مصنفہ ملکی اور بین الاقوامی امن اور احترام انسانیت کے حوالے سے مختلف اخبارات اور رسائل کے لیے لکھتی ہیں)

پاک چین دوستی اور دیرینہ تعلقات کسی سے پوشیدہ نہیں، دونوں ممالک ایک دوسرے کے لیے آزمودہ ہیں جنگ ہو یا امن، دونوں ممالک اچھے برے وقت میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے اور ہمیشہ باہمی مفادات کے لیے مثبت رویوں کا مظاہرہ کیا اسی لیے پاک چین کو آئرن فرینڈز کہا جاتا ہے۔اس سلسلے میں بھارتی تحفظات اور خدشات ہمیشہ رہے بھارت نے مئی 2025 میں پہلگام واردات سے پاکستان پر حملہ کیا تو اس کی غلط فہمی بھی دور ہوگئی بھارت اپنی پالیسیوں اور ہٹ دھرمی پر عوامی جمہوریہ چین سے تجارتی تعلقات رکھتے ہوئے بھی مختلف تنازعات کا شکار رہے دونوں ممالک کے درمیان لداخ کے حوالے سے جھڑپیں بھی ہوئیں اور بھارتی علاقے پر چین نے قبضہ بھی کیا، پھر بھی صدر ٹرمپ کی ٹیرف پالیسی کے ردعمل میں بھارتی سرکار اور مودی جی نے عوامی جمہوریہ چین سے خصوصی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی۔اسی طرح روس سے بھی پرانی دوستی کی بحالی اور اسے مضبوط کرنے کے لیے بھی سرتوڑ کوششیں ہوئیں لیکن دونوں جانب سے خواہش کے مطابق مثبت جواب نہیں ملا، مودی جی کو غلط فہمی تھی کہ شنگھائی تعاون کانفرنس کی سربراہی اجلاس میں شرکت سے وہ روس اور چین سے معاملات بہتر کر کے دونوں ممالک کی قربت حاصل کر لیں گے۔لیکن نتائج بالکل مختلف نکلے شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس میں صرف چین اور روس نہیں، تمام عالمی رہنماؤں کی توجہ کا مرکز وزیراعظم پاکستان شہباز شریف اور ان کا وفد رہا۔25 ویں سربراہان مملکت کے اجلاس میں چینی صدر شی جن پنگ اور خاتون اول نے ان کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا۔وزیراعظم نے روس، ملائشیا، بیلاروس، آذربائیجان، ترکیہ، تاجکستان،

ترکمانستان، کرغزنستان، مالدیپ کے صدور کے علاوہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوترلیس سے بھی ملاقاتیں کیں، ان مناظر نے مودی جی کی خواہشات پر پانی پھیر دیا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے مختلف اہم مقامات کا دورہ بھی کیا، تقریبات میں شرکت کی اور خطاب میں واشگاف الفاظ میں کہا کہ عوامی جمہوریہ چین بڑی معاشی اور فوجی طاقت ہے ہمیں اس کی دوستی پر نہ صرف فخر ہے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی ہمیں کسی بھی صورت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں کرسکتا، ہمارا ایک دوسرے سے بھرپور تعاون ہے، تھا اور ہمیشہ رہے گا کیونکہ ہم آئرن فرینڈ ز اعتماد کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ وزیراعظم نے صدر شی جن پنگ، روسی صدر پیوٹن سے ون ٹو ون ملاقاتیں بھی کیں، صدر شی جن پنگ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ اور پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لیے پاکستان کے ساتھ ہیں۔ وزیراعظم نے کہا پاک چین شراکت داری کو مزید مضبوط بنائیں گے ہمیشہ چین کے ساتھ رہے اور آئندہ بھی ساتھ ہی کھڑے رہیں گے، آئندہ سال پاک چین دوستی کی 75 ویں سالگرہ پر صدر شی جن پنگ کو دورہ پاکستان کی دعوت دیتا ہوں۔ یہی نہیں روسی صدر نے شہباز شریف کو نومبر میں دورہ روس کی دعوت بھی دی، پیوٹن کا کہنا تھا دو طرفہ تعلقات کا فروغ چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ دونوں ممالک مختلف معاملات میں اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی فورمز پر یکساں موقف کے ساتھ مل کر آگے بڑھیں جبکہ وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ ہم روس سے صرف تعلقات نہیں، تجارت بڑھانے کے بھی خواہاں ہیں ہمیں بھارتی تعلقات پر کوئی تحفظات نہیں لیکن معاشی ترقی اور خطے کی خوشحالی کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کی خواہش مند ہیں۔ ہم امن پسند اور باہمی ترقی کے علمبردار ہیں اسی اصول پر شہباز شریف نے دیگر ملاقاتوں میں تمام سربراہان سے پاکستان سے ٹریڈ پر توجہ دینے کی امید ظاہر کی انہوں نے کہا مجھے قوی توقع ہے کہ تمام دوست ممالک پاکستان سے تجارتی اور سرمایہ کاری کے موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک دوسرے کے لیے مثبت رویہ اختیار کریں گے ان ملاقاتوں میں تجارت، علاقائی سلامتی سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق بھی کیا گیا یہ مناظر بھارتی وزیراعظم مودی جی کے لیے انتہائی صبر آزما رہے۔ عوامی جمہوریہ چین نے جاپان سے فتح کی 80 ویں سالگرہ پریڈ میں بھارتی وزیراعظم کو شرکت کی دعوت نہ دے کر ان کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا کیونکہ جاپان پر فتح کی یاد میں تاریخی بیجنگ پریڈ میں شہباز شریف، شی جن پنگ، کم جونگ ان اور ولادی میر پیوٹن ایک ساتھ شریک ہوئے عالمی میڈیا میں زبردست کوریج بھی ہوئی، ایرانی صدر سمیت 26 ممالک کے علاوہ دیگر نے خصوصی شرکت کی اور بھارتی وزیراعظم مودی جی دعوت نہ ملنے پر آؤٹ ہو گئے اس منظر سے دنیا کے افق پر یہ تاثر ابھرا کہ پاکستان نے سفارتی محاذ پر بھی بھارت اور مودی کو شکست دے دی۔

> ظاہری طور پر یہ دوروزہ شنگھائی تعاون تنظیم کا اجلاس تھا جس میں خطے کی ترقی، خوشحالی کے لیے اقتصادی اور سلامتی مسائل زیرغور لا کر ان کا حل نکالنا مقصد تھا اس حوالے سے کانفرنس کامیاب رہی، اور اس اہم موقعے پر روس، چین، شمالی کوریا کے ساتھ پاکستان بھی صف اول میں دکھائی دیا لہٰذا اسے ایشیا کے طاقتوروں کے اتحاد کی علامت قرار دیا گیا، چینی صدر شی جن پنگ نے تاریخی پریڈ میں ماوزے تنگ کے لباس میں ملبوس ہو کر ریڈ کارپٹ پر 25۔ عالمی رہنماؤں کا پرتپاک استقبال۔

ظاہری طور پر یہ دوروزہ شنگھائی تعاون تنظیم کا اجلاس تھا جس میں خطے کی ترقی، خوشحالی کے لیے اقتصادی اور سلامتی مسائل زیرِغور لا کر ان کا حل نکالنا مقصد تھا اس حوالے سے کانفرنس کامیاب رہی، اور اس اہم موقعے پر روس، چین، شمالی کوریا کے ساتھ پاکستان بھی صف اول میں دکھائی دیا لہذا اسے ایشیا کے طاقتوروں کے اتحاد کی علامت قرار دیا گیا، چینی صدر شی جن پنگ نے تاریخی پریڈ میں ماوزے تنگ کے لباس میں ملبوس ہو کر ریڈ کارپٹ پر 25۔ عالمی رہنماؤں کا پرتپاک استقبال کیا۔ وزیراعظم شہباز شریف کے بعد شمالی کوریا کے سربراہ جونگ کم ان آئے اور پھر پوری تقریب میں پیوٹن، جونگ ان، شہباز شریف اور صدر شی جن پنگ ساتھ ساتھ رہے اس موقع پر چینی صدر نے اپنے خطاب میں کہا عالمی

رہنماؤں کو خوش آمدید کہتے ہوئے دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ عالمی امن اور جنگ کے دہانے کے فیصلے پر کھڑی ہے انسانیت کو آج جنگ یا امن میں سے کسی ایک کو چننا ہوگا۔ چینی قوم کبھی کسی رعب اور دھونس جمانے والوں سے مرعوب نہیں ہوئی، چین امن کے لیے تاریخ کی درست سمت پر کھڑا ہے اس کی قوم بھی اس فیصلے پر متفق ہے چینی قوم کی ترقی اور خوشحالی کوئی نہیں روک سکتا، دنیا سانحات کو دوبارہ ہونے سے روکے، ہم ایسا عالمی نظام چاہتے ہیں جو انصاف اور مساوات پر مبنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ چین جتنا بھی مضبوط ہو جائے توسیع پسندانہ راستہ اختیار نہیں کرے گا لیکن چین کی خودمختاری، اتحاد اور علاقائی استحکام کا پوری توانائی سے تحفظ کیا جائے گا، تقریب میں ہائپرسونک میزائلوں، ایٹمی ہتھیاروں، جدید ترین ٹیکنالوجی کی نمائش اور طیاروں کا فلائی پاسٹ بھی خصوصی توجہ کا باعث بنا۔ جبکہ وزیراعظم شہباز شریف نے انتہائی مصروف دن گزارے، کانفرنس کے شیڈول سے ہٹ کر مختلف سرمایہ کاروں سے ملاقاتیں، آنشزن ہسپتال کا دورہ اور بزنس ٹو بزنس کانفرنس سے خطاب بھی کیا، چار

اشاریہ دوارب سرمایہ کاری کے لیے 21 معاہدے کیے گئے اور سرمایہ کاروں کو پاکستان آنے کی دعوت کے ساتھ تمام سکیورٹی سہولیات دینے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی۔ چینی ہم منصب لی چیانگ سے ملاقات میں وزیراعظم نے اس عزم کا ارادہ کیا کہ اقتصادی ترقی لانگ مارچ منزل پر پہنچ کر دم لے گا دہشت گردی کا مل کر مقابلہ ہی نہیں، خاتمہ کریں گے۔ گوادر کو جلد فعال کریں گے اور آئندہ سال پاک چین سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ منفرد انداز میں منا کر پاک چین تعلقات کو دوام بخشیں گے، معدنیات اور دیگر شعبوں میں تعاون بڑھائیں گے، پاکستان کی معیشت درست سمت پر گامزن ہے پاکستان کا مستقبل انشاء اللہ روشن ہی ہوگا۔

اگر شنگھائی کانفرنس، عالمی رہنماؤں سے ملاقاتوں اور تاجر برادری سے مذاکرات کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو دورہ چین نہ صرف کامیاب رہا بلکہ وزیراعظم پاکستان کی مصروفیات کے حوالے سے مملکت پاکستان کو عالمی سطح پر ایک منفرد مقام دیا گیا جبکہ بھارت اور اس کے وزیراعظم مودی جی کو نظر انداز کر دیا گیا جس کی وجوہات پاک بھارت جنگ میں پاکستانی افواج کی کامیابی، فضائی برتری اور بھارتی فیک نیوز کا ردعمل بتایا جاتا ہے۔ اس کانفرنس میں پہلگام واقع کی پاکستانی موقف کے مطابق مذمت تو کی گئی لیکن زبان زد عام جعفر ایکسپریس اور خضدار بس حملہ ہی رہا یعنی بلوچستان میں ہونے والی دہشت گردی اور بھارتی پراکسی وار وزیراعظم اور ان کے وفد کے ارکان کی بھاگ دوڑ سے سی پیک فیز ٹو کے سلسلے میں پانچ نئے کوریڈور زمل گئے، شہباز شریف نے پاکستان میں زیر تعمیر ہسپتالوں میں چینی طرز کی معیاری سہولیات فراہم کرنے کے

انتظامات بھی کر لیے۔ان کا کہنا ہے کہ ہم قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے چینی ٹیکنالوجی سے بھی ہر ممکن فائدہ اٹھائیں گے اس سلسلے میں شہباز شریف نے تیانجن یونیورسٹی نیشنل ارتھ کویک سمولیشن سینٹر کا خصوصی طور پر دورہ بھی کیا تاکہ پاکستان کے لیے مستقبل میں چینی تحقیق، تجربے اور مشاہدات سے سودمند نتائج حاصل کر سکیں، چینی وزیر اعظم لی چیانگ نے وزیر اعظم شہباز شریف کے اعزاز میں پروقار ظہرانہ بھی دیا۔جس کے بعد مشترکہ ایکشن پلان 29۔2025 پر دستخط بھی کیے گئے، جسے خصوصی اہمیت دی جارہی ہے اس موقع پر شہباز شریف نے تسلیم کیا کہ پاکستان کی اصلاحاتی کوششوں کے مثبت نتائج چین کی بھرپور حمایت سے ہی ممکن ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سی پیک پاکستان کی ترقی کے لیے اہم ہے لہٰذا اہم قراقرم ہائی وے، آر۔ایل۔ون کی بحالی اور گوادر پورٹ کو جلد فعال کریں گے وزیر اعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ سی پیک ٹو اور مختلف شعبہ جاتی معاہدوں سے دونوں ملکوں میں تعاون اور سرمایہ کاری بڑھانے میں مدد ملے گی سی پیک یقیناً خطے میں گیم چینجر منصوبہ ہے۔ 2024 میں چینی صدر نے دورِ پاکستان پر اس کا آغاز کیا تھا جس کی بدولت پاکستان میں اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری ہوئی، معاشی جمود کا خاتمہ بھی ہوا، بلوچستان سمیت ملک کے دیگر صوبوں میں سڑکوں کی تعمیرات بھی کی گئیں گوادر کے ترقیاتی منصوبوں میں بھی تیزی آئی لیکن 2018 میں مسلم لیگی حکومت کے خاتمے کے بعد عمران خان کی حکومت نے سی پیک منصوبوں کے فنڈز روک کر اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا اب 2024 میں شہباز حکومت نے اتحادی جماعتوں کی مشاورت سے اس منصوبے پر دوبارہ کام شروع کر دیا ہے، سی پیک کی کامیابی پاکستان اور پاکستانیوں کی تقدیر بدلنے کا منصوبہ ہے اس کی افادیت کے باعث اب مختلف ممالک بھی سی پیک کا حصہ بن چکے ہیں۔افغانستان بھی سی پیک فیز۔ٹو میں شامل ہونے کے لیے رضامند ہو چکا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ سی پیک کو بلا تاخیر مکمل کیا جائے وزیر اعظم شہباز شریف بھی یہی چاہتے ہیں لیکن موجودہ سیلابی صورتحال ایک مرتبہ پھر اس معاملے میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔وزیر اعظم نے سیلاب کی تباہ کاریوں کے ردعمل میں دنیا کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ نقصان اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ پاکستان اس آسمانی افت سے تنِ تنہا مقابلہ نہیں کر سکتا، دوست ممالک اور عوامی جمہوریہ چین نے اس مشکل گھڑی میں معاونت کی تو یقیناً پاکستان اس بحران سے بھی جلد جان چھڑا لے گا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ اتحادی حکومت نے سفارتی محاذ پر اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے مثبت کامیابیاں حاصل کیں ہیں شنگھائی تعاون تنظیم کے دو روزہ اجلاس اور دورہ چین میں بھی پاکستان نے سفارتی پالیسی میں توازن کا ایک نیا انداز اختیار کیا ہے اسی طرح پاکستان اور امریکہ تعلقات میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے، صدر ٹرمپ کا فیلڈ مارشل عاصم منیر کے اعزاز میں ظہرانہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ پاک امریکہ تعلقات کئی برسوں بعد بہتری کی جانب آئے ہیں۔پاکستان نے گزشتہ پانچ ماہ میں سفارتی محاذ پر تاریخی کامیابیاں حاصل کیں، متوازن خارجہ پالیسی کی بدولت پاکستان اس وقت چین، روس اور امریکہ سے بیک وقت قربت رکھتا ہے جبکہ مودی جی اپنی سازشی طبیعت اور دوغلی پالیسی میں تنہائی کا شکار ہو چکے ہیں۔

امریکی کمپنی کا 500$ ملین سرمایہ پاکستان کے منرل سیکٹر میں

امتیاز احمد تارڑ
(کالم نگار اور اینکر ہیں، اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں)

پاکستان ایک معدنی وسائل سے مالا مال ملک ہے اور اس کی جغرافیائی پوزیشن اسے معدنی ذخائر کے لحاظ سے عالمی سطح پر اہم بناتی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کے معدنی ذخائر پائے جاتے ہیں، جن میں سونا، تانبا، اینٹیمونی، ٹنگسٹن، اور ریئر ارتھ ایلیمنٹس شامل ہیں۔ یہ ذخائر نہ صرف ملکی معیشت کے لیے بلکہ عالمی صنعتی، ٹیکنالوجی اور دفاعی شعبے کے لیے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

پاکستان کے معدنی شعبے کی ترقی عالمی سرمایہ کاری کے لیے بھی کشش پیدا کرتی ہے، جس سے ملکی آمدنی میں اضافہ اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ بلوچستان، پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ، معدنی ذخائر کے لحاظ سے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ چاغی ضلع میں واقع ریکوڈک مائن دنیا کے بڑے سونے اور تانبے کے ذخائر کے لیے مشہور ہے۔ یہاں موجود تانبے کی کل مقدار تقریباً 24 اعشاریہ 19 ملین میٹرک ٹن اور سونے کے ذخائر تقریباً 41 اعشاریہ 5 ملین اونس ہیں۔ ریکوڈک کے علاوہ سلیور اور دیگر دھاتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان ذخائر کی مارکیٹ ویلیو اربوں ڈالر میں تخمینہ کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ ان کی سوِل قیمتیں ہیں، نکاسی، ریفائننگ، ٹیکس اور دیگر عوامل کے بعد حقیقی آمدنی کم ہو سکتی ہے، لیکن یہ پاکستان کے معدنی وسائل کی عظمت اور عالمی اہمیت کا واضح ثبوت ہیں۔ بلوچستان کے دیگر علاقوں میں سائنڈک کے ذخائر بھی اہم ہیں، جہاں تانبہ، سونا اور سلور کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ کوئٹہ اور پشین اضلاع میں اینٹیمونی کے ذخائر دستاویزی طور پر موجود ہیں، جو عالمی مارکیٹ میں اعلیٰ قیمت پر برآمد کیے جا سکتے ہیں۔ شمالی علاقوں خصوصاً چترال میں ٹنگسٹن کے ذخائر بھی اہم ہیں، جن کی مقدار 0 اعشاریہ 5

سے 1 اعشاریہ 8 ملین ٹن کے درمیان تخمینہ کی گئی ہے۔

ریئر ارتھ ایلیمنٹس، جو جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی صنعتوں کے لیے انتہائی اہم ہیں، سندھ، جنوبی پنجاب، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی عالمی مارکیٹ میں طلب مسلسل بڑھ رہی ہے، کیونکہ یہ الیکٹرانک مصنوعات، بجلی کے آلات اور ہائی ٹیک ٹیکنالوجی میں استعمال ہوتے ہیں۔ پاکستان میں معدنی ذخائر کی موجودگی عالمی سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا سبب بنی ہے۔ اسی تناظر میں امریکی کمپنی U.S. Strategic Metals (USSM) نے پاکستان کی فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) کے ساتھ 500 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان سے Antimony, Copper, Gold, Tungsten، اور

Rare earth elements کی فوری برآمدات شروع کی جائیں گی، اور مستقبل میں مقامی ریفائنری اور پروسیسنگ پلانٹس قائم کیے جائیں گے تاکہ خام معدنیات کو درمیانی اور فائن مصنوعات میں تبدیل کیا جا سکے۔ معاہدے کی ابتدائی مدت میں USSM سرمایہ کاری کے مختلف فیزز پر عمل درآمد کرے گی۔ پہلے مرحلے میں معدنی ذخائر کی شناخت اور تکنیکی سروے کے بعد استخراج کے لیے جدید آلات اور مشینری کا استعمال کیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے میں برآمدات کی تیاری اور سپلائی چین کے قیام پر کام کیا جائے گا، اور تیسرے مرحلے میں مقامی ریفائنری اور پروسیسنگ پلانٹس کی تعمیر اور جدید ٹیکنالوجی کا نفاذ ہوگا۔ اس طرح معاہدہ مکمل ہونے کے بعد پاکستان معدنیات کے عالمی منڈی میں مستحکم اور

قابل اعتماد سپلائر کے طور پر سامنے آئے گا۔ اس سرمایہ کاری سے مقامی معیشت کو براہِ راست اور بالواسطہ فائدہ ہوگا۔ ابتدائی تعمیراتی مراحل میں ہزاروں افراد کو روزگار کے مواقع حاصل ہوں گے۔ استخراج، پروسیسنگ، ریفائننگ، ٹرانسپورٹ اور سپلائی چین کے شعبوں میں بھی مستقل ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ امریکی سرمایہ کاری کے ذریعے مقامی افرادی قوت کو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور ہنر کی تربیت ملے گی، جس سے پاکستان کے نوجوان ہنر مند بنیں گے اور ملکی معیشت میں براہِ راست حصہ ڈالیں گے۔

مزید برآں، مقامی کاروبار اور چھوٹے و درمیانے کاروباری ادارے بھی معدنی شعبے سے جڑنے کے مواقع حاصل کریں گے۔ مقامی سطح پر سرمایہ کاری کے یہ فوائد معاشرتی اور اقتصادی استحکام میں مددگار ثابت ہوں گے۔ برآمدی آمدنی میں اضافہ ملکی زرِ مبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرے گا، جس سے بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ پاکستان میں معدنی شعبے کی ترقی کے لیے اصلاحات اور پالیسی اقدامات ضروری ہیں۔ شفافیت اور قانونی فریم ورک کے تحت سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہوگا، تاکہ بین الاقوامی سرمایہ کار اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کر سکیں۔ مقامی کمیونٹیز کی شمولیت اور ان کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانا بھی اہم ہے تاکہ معدنی وسائل سے حاصل ہونے والے فوائد کی منصفانہ تقسیم ممکن ہو۔ ماحولیاتی پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کان کنی اور پروسیسنگ کے دوران آبی آلودگی، فضلہ، اور فضائی آلودگی کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ماحول دوست ٹیکنالوجی، فضلہ کے منظم انتظام اور سخت ماحولیاتی ضوابط لازمی ہیں۔ زمین کے حقوق، مقامی کمیونٹی کے تحفظ اور روزگار کے فوائد کی مساوی تقسیم کے لیے مقامی شراکت داری ضروری ہے۔ اقتصادی اور سماجی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ پالیسی کے تناظر میں بھی شفاف معاہدے ضروری ہیں۔ ریونیو شیئرنگ، لوکل ہائرنگ کوٹہ، ماحولیاتی معیار اور احتساب کے میکانزم کو معاہدوں میں شامل کیا جانا چاہیے۔ مقامی ویلیو ایڈیشن کو ترجیح دی جائے تاکہ خام مال کے بجائے زیادہ پیداوار ملکی سطح پر تیار ہو اور روزگار کے مواقع بڑھیں۔

ریئر ارتھ ایلیمنٹس، جو جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی صنعتوں کے لیے انتہائی اہم ہیں، سندھ، جنوبی پنجاب، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی عالمی مارکیٹ میں طلب مسلسل بڑھ رہی ہے، کیونکہ یہ الیکٹرانک مصنوعات، بجلی کے آلات اور ہائی ٹیک ٹیکنالوجی میں استعمال ہوتے ہیں۔ پاکستان میں معدنی ذخائر کی موجودگی عالمی سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا سبب بنی ہے۔

پاکستان کے معدنی وسائل کی ترقی سے ملکی معیشت کو مضبوط فائدہ ہوگا اور عالمی سطح پر بھی پاکستان کی اہمیت میں اضافہ ہوگا۔ سرمایہ کاری اور اصلاحات کے مؤثر نفاذ سے پاکستان عالمی منڈیوں میں اپنی موجودگی مستحکم کر سکتا ہے اور مقامی کمیونٹیز کے لیے روزگار کے مواقع بڑھا سکتا ہے۔ معدنی شعبے میں ترقی پاکستان کے لیے دفاعی اور سٹریٹیجک اہمیت بھی رکھتی ہے، کیونکہ ریئر ارتھ ایلیمنٹس اور دیگر اسٹراٹیجک دھاتیں جدید ہتھیاروں، بجلی کے آلات اور ٹیکنالوجی میں استعمال ہوتی ہیں۔ عالمی منڈی میں ان دھاتوں کی طلب بڑھ رہی ہے، جس سے پاکستان کے

معدنی شعبے کی عالمی سطح پر اہمیت اور قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔ معدنی شعبے کی ترقی سے مقامی کمیونٹیز کے معیارِ زندگی میں بھی بہتری آئے گی۔ ہنر کی تربیت، روزگار کے نئے مواقع اور مقامی صنعتوں کا فروغ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ سرمایہ کاری کے فوائد مقامی سطح تک پہنچیں۔ مقامی افراد کو معدنی شعبے میں براہ راست شمولیت سے معاشرتی اور اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے، اور نوجوان ہنرمند بن کر معیشت میں حصہ ڈالیں گے۔

پاکستان کے معدنی وسائل کی ترقی اور امریکی سرمایہ کاری کا امتزاج ملکی معیشت کے لیے ایک سنہری موقع ہے۔ اس سے نہ صرف ملکی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ عالمی سطح پر بھی پاکستان کی اقتصادی حیثیت مضبوط ہوگی۔ معاہدے کی کامیابی کے لیے شفافیت، مقامی شمولیت، اور ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات لازمی ہیں تاکہ فوائد زیادہ دیرپا اور منصفانہ ہوں۔ اس طرح، پاکستان کا معدنی شعبہ عالمی سرمایہ کاری کے لیے کشش پیدا کرے گا، ملکی معیشت کو مستحکم کرے گا اور مقامی کمیونٹیز کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

امریکی سرمایہ کاری اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے پاکستان کے معدنی شعبے کی ترقی ایک نئے عہد کا آغاز کر سکتی ہے، جس سے ملکی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا اور معیشت کی بنیادیں مضبوط ہوں گی۔ پاکستان میں معدنیات کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور سرمایہ کار شراکت داری کے اصولوں کو مدنظر رکھیں، تاکہ مقامی کمیونٹیز کو روزگار، تعلیم اور سماجی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ سرمایہ کاری کے فوائد مقامی سطح پر پہنچنے سے غربت میں کمی، معیارِ زندگی میں بہتری اور معاشرتی ترقی کے مواقع بڑھیں گے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل اور پاکستان
انسانی حقوق یا یکطرفہ بیانیہ؟

اُمِ ایمن
مصنفہ مضمون نگار، خصوصی و بین الاقوامی امور سے متعلق موضوعات پر لکھتی ہیں

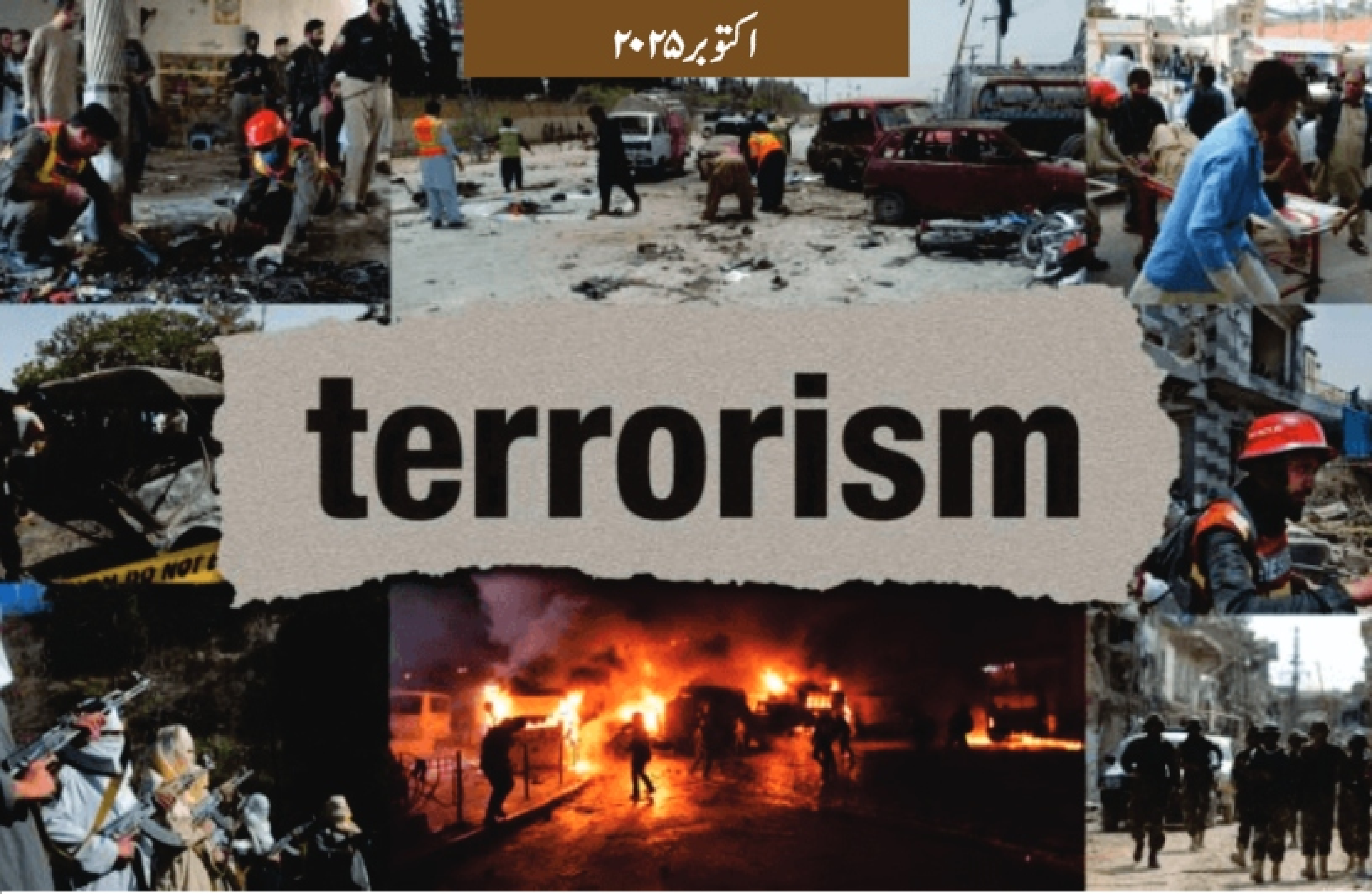

دنیا کی تاریخ میں کچھ ادارے ایسے وجود میں آئے جنہیں عالمی ضمیر کی آواز کہا گیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ ریاستوں کی طاقت کے سامنے مظلوم انسان کی صدا کو سنا جائے، جہاں انصاف دب جائے وہاں ایک غیر جانب دار آواز دنیا کو حقائق سے آگاہ کرے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل بھی انہی اداروں میں سے ایک تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ ادارہ آج بھی اسی غیر جانب داری اور سچائی کا علمبردار ہے، یا پھر طاقتوروں کے اشاروں پر مخصوص ایجنڈے کو آگے بڑھا رہا ہے؟

پاکستان کے حوالے سے ایمنسٹی کے رویے پر نظر ڈالیں تو یہ سوال اور بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ایک طرف پاکستان ہے، جو گزشتہ دو دہائیوں سے دہشت گردی کے خلاف سب سے مشکل اور خونریز جنگ لڑ رہا ہے۔ دوسری طرف ایمنسٹی ہے، جو ہر موقع پر صرف ایک ہی موضوع دہراتا ہے: ''لاپتہ افراد''۔ گویا پاکستان کی قربانیاں، اس کے شہداء کا لہو، اس کے بچوں کی یتیمی اور اس کے شہروں کی بربادی کسی حساب کتاب میں نہیں آتی۔

پاکستان کی قربانیاں: ایک خون چکاں داستان

پاکستان کا مقدمہ سیدھا ہے اور اعداد و شمار اس کے گواہ ہیں۔ گزشتہ بیس برسوں میں پاکستان نے 94 ہزار سے زائد جانوں کا نقصان برداشت کیا۔ ان میں مسجد کے نمازی، اسکول کے طالب علم، محنت مزدوری کرنے والے عام لوگ، استاد، ڈاکٹر، فوج اور پولیس اہلکار سب شامل

ایمنسٹی انٹرنیشنل کا سب سے بڑا نکتہ پاکستان کے خلاف یہ ہے کہ یہاں ہزاروں افراد جبری طور پر لاپتہ کر دیے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان ''لاپتہ افراد'' کی ایک بڑی تعداد خود دہشت گرد تنظیموں سے منسلک رہی ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) اور اس جیسے گروہ جن لوگوں کے نام فہرستوں میں شامل کرتے ہیں، ان میں سے کئی بعد میں دہشت گرد کارروائیوں میں مارے جاتے ہیں یا گرفتار ہوتے ہیں۔

ہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اتنی بڑی انسانی قیمت چکا کر بھی دہشت گردی کے خلاف عزم پر قائم رہتی تو اسے عالمی برادری کی داد ملتی، مگر پاکستان کو الٹا الزامات کا سامنا ہے۔

معاشی نقصان بھی کسی المیے سے کم نہیں۔ پاکستان کو 150 ارب ڈالر سے زائد کا خسارہ اٹھانا پڑا۔ سرمایہ کار بھاگ گئے، انفراسٹرکچر تباہ ہوا، سیاحت کا شعبہ مفلوج ہوا، لاکھوں خاندان اندرون ملک بے گھر ہو کر در بدر ہوئے۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ پاکستان دنیا کی اس جنگ میں سب سے آگے کھڑا تھا جسے ''وار آن ٹیرر'' کہا گیا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر، ایمنسٹی کے بیانیے میں یہ تمام قربانیاں اور نقصانات ایک لفظ کے قابل بھی نہیں۔

بھارت کا کردار: ناقابلِ تردید شواہد

پاکستان نے بارہا دنیا کو بتایا کہ دہشت گردی کا اصل منبع سرحد کے اس پار ہے۔ بلوچستان میں سرگرم گروہ—بلوچ لبریشن آرمی (BLA)، بلوچ لبریشن فرنٹ (BLF)، بلوچ ریپبلکن آرمی (BRA) اور براس—سب بھارت کے آشیرباد سے چلتے رہے۔ خیبر پختونخوا میں تحریک طالبان پاکستان (TTP) کو بھارتی ایجنسی ''را'' کے ذریعے فنڈنگ اور اسلحہ ملا۔

کلبھوشن یادیو کا اعترافی بیان اس پورے کھیل کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ایک حاضر سروس بھارتی نیول افسر نے تسلیم کیا کہ وہ پاکستان میں دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کو ہوا دینے کے مشن پر تھا۔ گلزار امام شمبے جیسے بڑے ناموں نے بھی اپنی گرفتاری کے بعد وہی سچ اگل دیا جسے دنیا نظرانداز کرتی آئی ہے۔ یہی نہیں، بلوچ لبریشن آرمی کی مجید بریگیڈ کو امریکہ، برطانیہ، چین اور ایران جیسے ممالک نے دہشت گرد تنظیم قرار دیا اور اقوام متحدہ نے بھی اس پر پابندیاں عائد کیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر دنیا کے بڑے ادارے اور حکومتیں ان گروہوں کو دہشت گرد تسلیم کرتے ہیں تو ایمنسٹی ان کے نام پر بننے والے بیانیے کو کیوں دہراتی ہے؟

''لاپتہ افراد'' یا دہشت گرد؟

ایمنسٹی انٹرنیشنل کا سب سے بڑا نکتہ پاکستان کے خلاف یہ ہے کہ یہاں ہزاروں افراد جبری طور پر لاپتہ کر دیے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان ''لاپتہ افراد'' کی ایک بڑی تعداد خود دہشت گرد تنظیموں سے منسلک رہی ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) اور اس جیسے گروہ جن لوگوں کے نام فہرستوں میں شامل کرتے ہیں، ان میں سے کئی بعد میں دہشت گرد کارروائیوں میں مارے جاتے ہیں یا گرفتار ہوتے ہیں۔

جعفر ایکسپریس پر حملہ کرنے والے نور زمان بلوچ اور ندیم انہی ''لاپتہ'' افراد میں شامل تھے۔ گوادر کے پرل کانٹینینٹل ہوٹل پر حملہ کرنے والا حمل فتح بلوچ بھی ''جبری گمشدہ'' کے طور پر پیش کیا گیا۔ جہانزیب مینگل عرف بالاچ دو سال تک نوشکی میں دہشت گردی میں ملوث رہا اور پھر 2024 میں کارروائی کے دوران مارا گیا، مگر اس سے پہلے اسے معصوم شہری بنا کر پیش کیا گیا۔

اسی طرح کے کئی اور نام ہیں: طیب بلوچ عرف لالا، کامران بلوچ، عید محمد عرف شکاری، انجینئر ظہیر بلوچ اور عبدالمالک بلوچ۔ کچھ کی ہلاکت کو جعلی مقابلہ کہا گیا، لیکن مہینوں بعد وہ ایران میں زندہ نکل آئے۔ کچھ اپنے ہی گروہوں کے باہمی جھگڑوں میں مارے گئے، مگر ان کے لواحقین اور سہولت کار تنظیمیں انہیں بھی ''ریاستی مظالم'' کا شکار قرار دیتی رہیں۔

یہ تضادات کسی فرد یا خاندان کی سطح پر نہیں بلکہ ایک منظم پروپیگنڈہ نیٹ ورک کا حصہ ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ دہشت گرد کو مظلوم بنا کر پیش کیا جائے اور ریاستی اداروں کو بدنام کیا جائے۔

اعداد و شمار کا تقابل

پاکستان نے اس مسئلے کو کبھی سنجیدگی سے رد نہیں کیا۔ 2011 میں کمیشن آف انکوائری آن انفورسڈ ڈِس اپیئرنسز قائم کیا گیا۔ اگست 2025 تک یہ کمیشن 10,618 کیسز پر کارروائی کر چکا ہے، جن میں سے 8,873 کیسز (83.56 فیصد) حل کیے جا چکے ہیں۔ یہ اعداد و

شماراس بات کا ثبوت ہیں کہ ریاست پاکستان اس مسئلے کو سنجیدگی سے دیکھ رہی ہے۔

اب بھارت پر نظر ڈالیے۔ ورلڈ پاپولیشن ریویو کے مطابق بھارت میں ہر گھنٹے 88 افراد لاپتہ ہوتے ہیں۔ اس حساب سے روزانہ 2,130 اور ماہانہ 64,851 افراد کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف 2020 تک بھارت میں 4 کروڑ 58 لاکھ خواتین لاپتہ تھیں۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی انسانی المیہ داستان ہے۔ لیکن حیرت انگیز طور پر، ایمنسٹی نے کبھی اس پر کوئی بڑی رپورٹ جاری نہیں کی۔ گویا جسے دیکھنا چاہیے اسے نظر نہیں آتا، اور جس پر دباؤ ڈالنا چاہیے وہاں خاموشی چھا جاتی ہے۔

عالمی سیاست اور ایمنسٹی کا کردار

یہ سوال بار بار اٹھتا ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا یہ رویہ کیوں ہے؟ جواب زیادہ پیچیدہ نہیں۔ عالمی ادارے اکثر بڑی طاقتوں کے دباؤ میں آجاتے ہیں۔ جہاں مالی وسائل اور سیاسی تعلقات ہوں، وہاں انسانی حقوق کی تعریف بدل جاتی ہے۔ پاکستان چونکہ ایک ایسی ریاست ہے جو مغربی دنیا کے بیانیے کے ساتھ مکمل ہم آہنگ نہیں رہتی، اس لیے اس پر دباؤ ڈالنے کے لیے انسانی حقوق کا ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ فلسطین میں بچوں کے قتل عام پر ایمنسٹی کی زبان گنگ رہتی ہے، کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم پر اس کی رپورٹس محدود اور غیر مؤثر ہوتی ہیں، مگر پاکستان کے معاملے میں ہر چھوٹا بڑا واقعہ عالمی سطح پر اچھالا جاتا ہے۔ یہ رویہ ادارے کی غیر جانبداری پر سوالیہ نشان ہے۔

انصاف یا منافقت؟

پاکستان یہ تسلیم کرتا ہے کہ جبری گمشدگی ایک سنگین مسئلہ ہے اور اسے حل ہونا چاہیے۔ ہر خاندان کو حق ہے کہ وہ اپنے پیارے کے بارے میں سچ جان سکے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ دہشت گردوں کو "ہیرو" اور ریاست کو "ظالم" بنا کر پیش کرنا انصاف کے ساتھ زیادتی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یہ سمجھنا ہوگا کہ انسانی حقوق صرف ایک رخ کا نام نہیں۔ اگر یہ ادارہ واقعی غیر جانب دار ہے تو اسے پاکستان کی قربانیوں، بھارت کی مداخلت اور دہشت گردی کے ٹھوس شواہد پر بھی آواز بلند کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر، یہ ادارہ تاریخ کے ریکارڈ میں ایک ایسے کردار کے طور پر درج ہوگا جس نے انصاف کے بجائے منافقت کو فروغ دیا۔

اختتامی کلمات

پاکستان کی کہانی قربانیوں اور عزم کی کہانی ہے۔ یہ وہ ملک ہے جس نے اپنے ہزاروں شہریوں کا خون دے کر دنیا کو ایک زیادہ محفوظ جگہ بنایا۔ مگر اس کے بدلے اسے شک، الزام اور پروپیگنڈے کا سامنا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اگر واقعی انسانیت کا علمبردار ہے تو اسے اس بیانیے کو بدلنا ہوگا۔ بصورت دیگر، یہ ادارہ محض ایک سیاسی آلہ کار کے طور پر پہچانا جائے گا جس نے دہشت گردوں کو "معصوم" اور شہداء کو "گمنام" بنا دیا۔

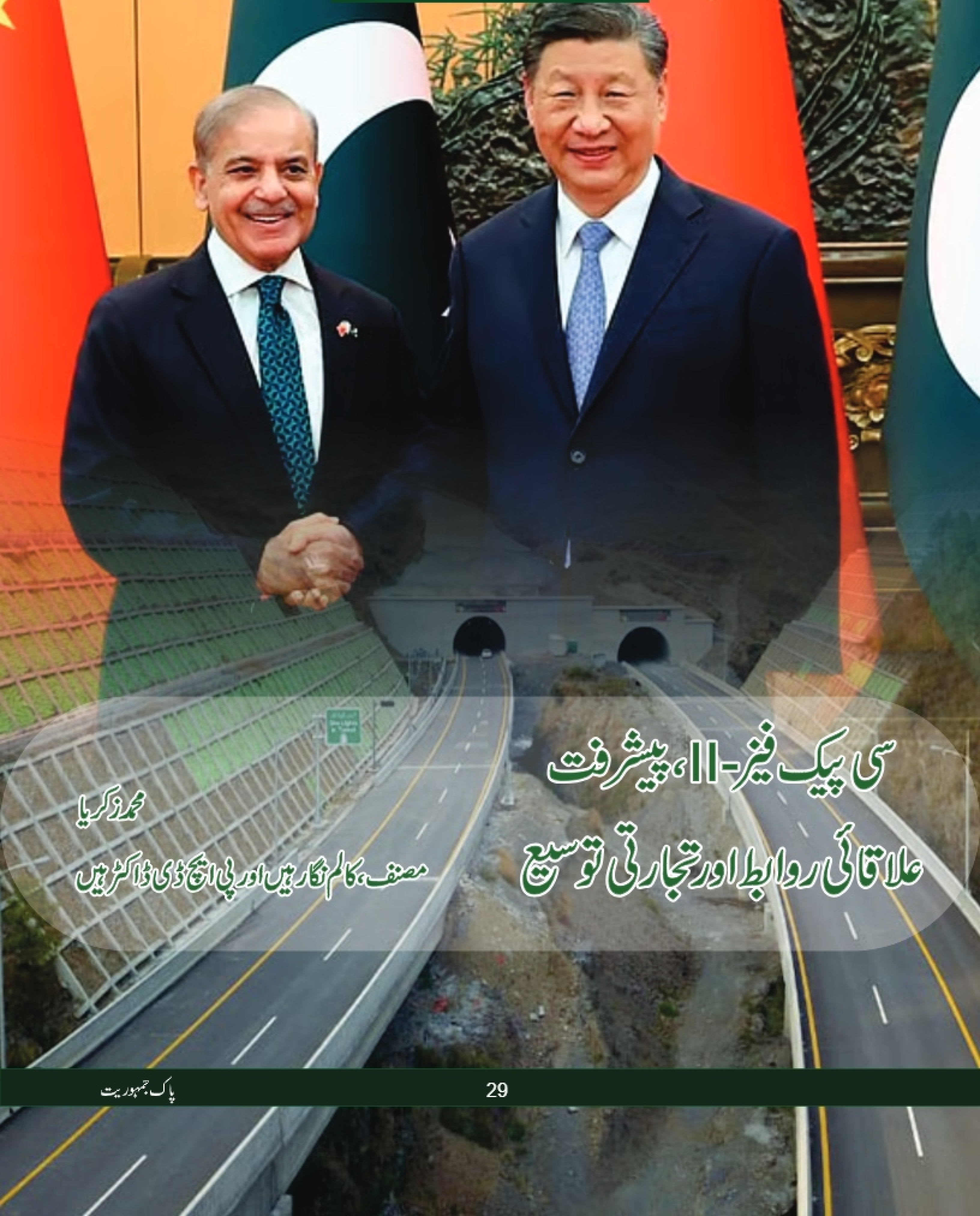

سی پیک فیز-II، پیشرفت
علاقائی روابط اور تجارتی توسیع

محمد زکریا
مصنف، کالم نگار ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں

پاک چین لازوال دوستی دنیا بھر کیلئے قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔ ہر امتحان، ہر مشکل میں ایک دوسرے کیلئے کھڑے تھے، کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ ایک وقت تھا جب جدید چین کا تعارف دنیا کے سامنے پاکستان نے کروایا تھا حتیٰ کہ دنیا کی بڑی طاقت امریکہ کے ساتھ تعلقات کا آغاز بھی پاکستان نے ہی کروایا تھا۔ چینی قوم احسان فراموش نہیں اور مشکل وقت میں دیئے ساتھ کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ پاک چین دوستی چند برسوں پر محیط نہیں ہے بلکہ 75 سالوں سے زائد عرصہ کی دوستی معنی خیز ہے جو ہر گزرتے دن کیساتھ مزید گہری اور پختہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پاکستان تمام دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات کا خواہاں ہے، امریکہ کے ساتھ تعلقات میں سرگرم معاملات رہے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے شکوے ہوئے پاکستان نے جواب شکوہ کیا مگر پاک چین دوستی شکوے شکایتوں سے مبرا ہے۔ بھارت، امریکہ رومانس بھی عارضی ثابت ہوا کیونکہ دونوں ممالک کی فطرت اور اہداف میں تضاد تھا۔ پاک چین دوستی نہ صرف طفری ہے بلکہ پورے خطے کی ترقی جیسے مشترکہ اہداف پر مبنی ہے۔ سی پیک بھی اسی دوستی کا ثمر ہے جس کا فیز-I کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔

حکومت پر امید ہے کہ سی پیک کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد سے زراعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، معدنیات سمیت باہمی مفاد کے دیگر شعبوں میں تعاون کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے۔ واضح رہے کہ چین-پاکستان اکنامک کوریڈور (سی پیک) ایک ترقیاتی منصوبہ ہے جو پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی اور اقتصادی روابط کو فروغ دینے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد چین کے جنوب مغربی صوبے سنکیانگ کو پاکستان کے گوادر پورٹ سے جوڑنا ہے۔ اس راہداری کے ذریعے چین مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور یورپ کی منڈیوں تک رسائی چاہتا

ہے۔سی پیک فیزون میں حکومت کی زیادہ توجہ توانائی اور سڑکوں کی تعمیر پر تھی اور حکومت نے زیادہ پیسہ غیر پیداواری منصوبے پر لگایا اور تا حال کوئی بھی ایسا منصوبہ سامنے نہیں آرہا جو کہ ملک کے لیے کمائی کا ذریعہ بن رہا ہو۔سی پیک فیزون میں زیادہ تر پراجیکٹس توانائی کے بارے میں تھے۔ جن میں قابلِ ذکر ونڈ پلانٹ ٹھٹھ، تھرکول اور ہائیڈرو پلانٹس تھے۔اسی طرح کچھ پراجیکٹس انفرااسٹرکچر کے حوالے سے تھے جن میں ہزارہ ایکسپریس وے، سکھر ملتان موٹروے، لاہور اورینج ٹرین، ہکلہ-ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے اس کے علاوہ گوادر اپگریڈیشن سمیت دیگر منصوبے شامل تھے۔

وزیرِاعظم شہباز شریف نے چین کے 75ویں یومِ تاسیس کے سلسلے میں اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ حکومت سی پیک کا دوسرا مرحلہ شروع کرنے جارہی ہے جس سے ملکی معیشت کو فائدہ ہوگا۔سی پیک کے دوسرے مرحلے کے نفاذ سے زراعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور معدنیات سمیت دیگر باہمی مفاد کے شعبوں میں تعاون کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔اس وقت چین پاکستان میں مختلف منصوبوں کی مد میں 30 ارب ڈالر سے زائد سرمایہ کاری کر چکا ہے۔ پاکستان کو آئی ٹی اور زراعت کے شعبے میں چین کے ساتھ تعاون کے شراکت کے منصوبوں پر کام کرنا ہوگا جو کہ کمائی کا ذریعہ بن سکیں۔سی پیک فیزون منصوبے کے تحت کئی اکنامک زون تکمیل کے مرحلے میں ہیں اور بہت جلد پاکستان میں اس حوالے سے صنعت کی بہتری اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

> **پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی اور اقتصادی روابط کو فروغ دینے کے لیے بنایا گیا ہے۔اس منصوبے کا مقصد چین کے جنوب مغربی صوبے سنکیانگ کو پاکستان کے گوادر پورٹ سے جوڑنا ہے۔اس راہداری کے ذریعے چین مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور یورپ کی منڈیوں تک رسائی چاہتا ہے۔سی پیک فیزون میں حکومت کی زیادہ توجہ توانائی اور سڑکوں کی تعمیر پر تھی اور حکومت نے زیادہ پیسہ غیر پیداواری منصوبے پر لگایا اور تا حال کوئی بھی ایسا منصوبہ سامنے نہیں آرہا جو کہ ملک کے لیے کمائی کا ذریعہ بن رہا ہو۔**

پاکستان اور چین نے پاک چین اقتصادی راہداری (سی پیک) کے دوسرے مرحلے میں اعلیٰ معیار کی ترقی کے عزم کا اعادہ کیا ہے، جس میں صنعتکاری، خصوصی اقتصادی زونز (ایس ای زیڈز)، صاف توانائی، زراعت اور روزگار کے منصوبوں پر زور دیا گیا ہے۔دونوں فریقین کے درمیان بیجنگ میں ہونے والے سی پیک جوائنٹ ورکنگ گروپ برائے بین الاقوامی تعاون و رابطہ (جے ڈبلیو جی-آئی سی سی) کے پانچویں اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا۔اجلاس میں علاقائی رابطوں، تعاون اور مشترکہ خوشحالی کے فروغ میں سی پیک کے کلیدی کردار کا اعتراف کیا گیا۔چین کے نائب وزیر خارجہ نے سی پیک 2.0 کے تحت متعارف کرائے گئے نئے راستوں یعنی ترقی، معاش، جدت طرازی، اوپن اور گرین کوریڈور اور پاکستان کے قومی ترقیاتی فریم ورک کے ساتھ ان کے انضمام پر روشنی ڈالی۔جس کا محور 5 ای ہیں، جن میں برآمدات (ایکسپورٹ)، ای پاکستان، توانائی (انرجی)، ماحولیات (انوائرمنٹ) اور ایکویٹی شامل ہیں۔فریقین نے دوطرفہ تعلقات

کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔

گزشتہ ماہ خنجراب پاس نے سال بھر کام کرنا شروع کیا، جو تاریخی پیش رفت ہے۔ چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ یونٹ 5، جو تعمیراتی مدت کے دوران 40 ہزار براہ راست اور بالواسطہ ملازمتیں پیدا کر سکتا ہے، باضابطہ طور پر شروع ہو گیا ہے۔ اس منصوبے میں دونوں ممالک کے درمیان عملی تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ترقیاتی حکمت عملی کو مضبوط بنانے، باہمی فائدے منداور فائدہ مند تعاون کو

گہرا کرنے، سی پیک کی تعمیر کا اپ گریڈ ورژن تیار کرنے اور نئے دور میں مشترکہ مستقبل کی چین پاکستان کمیونٹی کی تعمیر کو تیز کرنے کے لیے تیار ہیں۔ صدر شی جن پنگ نے حال ہی میں پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے ساتھ قریبی رابطے برقرار رکھے ہیں، اور اسٹریٹجک تعاون کو فروغ دینے پر اتفاق کیا ہے۔ چین اپنی جدید کاری کی ترقی کے ساتھ دنیا کو نئے مواقع فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ اچانک قدرتی آفات یا پیچیدہ اور شدید بیرونی ماحول سے قطع نظر، ہم مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں اور بہادری سے آگے بڑھ سکتے ہیں، ایک مضبوط ملک کی تعمیر اور قومی احیا کے حصول کے عظیم مقصد کو مسلسل آگے بڑھا سکتے ہیں۔ چین کی معیشت مستحکم اور بہتر ہو رہی ہے اور اناج کی مجموعی پیداوار پہلی بار ریکارڈ 1.4 ٹریلین جن تک پہنچ گئی ہے۔

جنوب ایشیائی ممالک میں ان دنوں سفارتی محاذ پر زبردست کشمکش دیکھی جا رہی ہے۔ بھارت امریکا سے منہ موڑ کر دوبارہ چین سے

دوستی کا خواہش مند ہے۔مگر بھارت کی یہ خوشی اس وقت کافور ہوگئی جب شہباز شریف ایک یادگاری تقریب میں چینی وزیراعظم اور خطے کے دیگر اہم ممالک کے سربراہان کے ساتھ پہلی صف میں نظر آئے۔ یہ دراصل چین میں وکٹری ڈے پر منعقدہ ایک تقریب تھی اور اس کا انعقاد دوسری جنگِ عظیم میں جاپان کے ہتھیار ڈالنے کی 80 ویں یادگاری تقریب کے طور پر کیا گیا تھا۔اس تقریب میں 26 سربراہان مملکت شریک تھے جن میں پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف پہلی صف میں چینی صدر شی، روسی صدر ولادی میر پوتن اور شمالی کوریا کے کم جان کے ساتھ کھڑے تھے۔ یہ صف بندی دنیا کے لیے ایک پیغام ہے کہ پہلی صف میں موجود یہ سربراہانِ مملکت دراصل جارا یٹمی طاقت بھی ہیں جن کی سرحدوں پر جنگی صورت حال بھی ہے۔اس صف بندی اور شہباز شریف کی پہلی صف میں موجودگی سے پاکستان کے بدخواہوں کو جان لینا چاہیے کہ خطہ میں پاکستان کی کیا اہمیت ہے اور چین جیسے دوست ملک اور ایک بڑی معیشت کی نظر میں ہمارا کیا مقام ہے۔چین نے اپنے بڑھتے ہوئے عالمی اثر و رسوخ کے ساتھ اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ خطے میں پاکستان کو ایک اہم شراکت دار سمجھتا ہے۔اور پاکستان سے عسکری شعبہ میں معاونت اور اشتراک کے ساتھ ساتھ اس کی معاشی ترقی کے ذریعے خطے کی معیشت کو بہتر بنانے کا خواہش مند بھی ہے۔اس کے ساتھ ہی وزیراعظم پاکستان نے چین کے اپنے طویل ترین دورے میں سی پیک فیز ٹو کا اعلان بھی کر دیا ہے۔

اڑان پاکستان پروگرام میں آئندہ دس سال ترقی کے لئے فائیو ای پالیسی یعنی ایکسپورٹ، ای پاکستان، انوائرمنٹ، انرجی اور ایکویٹی کو ہدف بنایا گیا ہے۔اور سی پیک فیز ٹو کو بھی اسی سے منسلک کر کے مرتب کیا گیا ہے۔حکومت کی جانب سے جن پانچ نئی راہداریوں کا ذکر اعلامیے میں کیا گیا ہے۔وہ بھی انہی 5Es (فائیوایز) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ یہ پانچ نئی راہداریاں کوئی سڑک نہیں بلکہ پانچ شعبہ جات ہیں جس میں چین کے تعاون سے پاکستان کو ترقی کی جانب گامزن کیا جائے گا۔ان راہداریوں میں ترقی کی شاہراہ، پاکستانیوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا، جدید معاشی اور سماجی نظام، زراعت میں ترقی، اور علاقائی رابطوں کو بڑھانا شامل ہے۔چین کی موجودہ قیادت اور صدر شی کے دنیا میں ترقی اور چین کو اس ترقی کا مرکز بنانے کے لئے اعلان کردہ بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے میں ابتدا میں پیش آنے والی مشکلات اور مغربی دنیا کے پروپیگنڈے کے بعد چین نے حکمت عملی کو تبدیل کیا ہے۔اسی لئے سی پیک کے دوسرے مرحلے پر کام شروع کرنے سے قبل دونوں ملکوں کے ماہرین، سول سوسائٹی، اور صحافیوں کے ساتھ بات چیت اور تبادلہ خیال کیا ہے۔ پاکستان کی معاشی صورت حال اور ترقی میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لینے کے بعد ترقی کے لئے پانچ اہداف یا راہداریوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ پاکستان چین کے تعاون میں پاکستان کی اقتصادی ترقی، ٹیکنالوجی اور جدت پر مبنی صنعتوں کے قیام، سماجی ترقی کیلئے تخفیف غربت، تعلیم، اور صحت کے شعبوں میں ترقی، پائیدار ترقی کے لئے توانائی کے نئے ماڈلز پر کام اور پاکستان کو عالمی سپلائی چین میں شامل کرنے، برآمدات بڑھانے کے لئے مختلف شعبہ جات پر کام کیا جائے گا۔

پاکستان اور چین کے درمیان سی پیک کی بحالی سے دنیا کو یہ بھی پیغام دیا جارہا ہے کہ چین کی موجودہ قیادت اپنے بیلٹ اینڈ روڈ

پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے کوشاں ہے۔ جس کے لئے چین لچک دار سوچ اور حکمت عملی کو اپنا رہا ہے۔ سی پیک کے فیز ٹو میں افغانستان کو بھی شامل کرلیا گیا ہے جس سے یہ منصوبہ خطے میں رابطوں کو توسیع دینے کی جانب اشارہ ہے۔ اور توقع کی جارہی ہے کہ جلد ایران بھی سی پیک کا حصہ بنے گا جس سے چاروں ملکوں کے درمیان معاشی اور تجارتی روابط میں اضافہ ہوگا اور یہ علاقائی سطح پر ترقی کا موجب ہوگا۔ پانچ نئے کاریڈورز میں گروتھ، اکنامک ڈویلپمنٹ پروجیکٹس، انوویشن، گرین، اور ریجنل کنیکٹیویٹی شامل ہیں، یہ پانچوں کوریڈورز پاکستان کے اقتصادی ترقی کے فریم ورک ''فائیو ای ایز'' سے مطابقت رکھتے ہیں، کوریڈور برائے لائیولی ہوڈ کے تحت عوام کو بہترین سہولیات فراہم کرنا اور ملازمت کے مواقع پیدا کرنا شامل ہیں۔

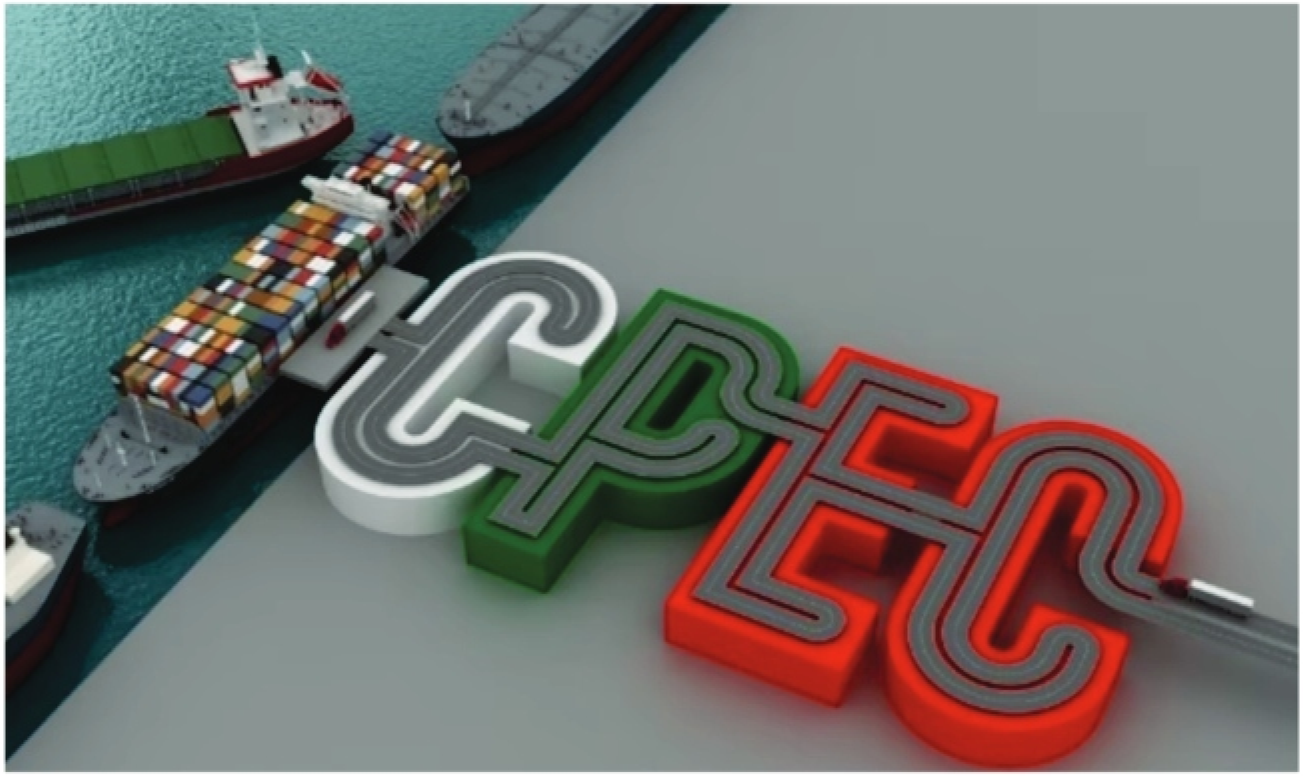

پاکستان معاشی ترقی اور خوش حالی کی نئی منزلوں کی جانب گامزن ہے، آج ہمارے معاشی اشاریے نمایاں بہتری کی گواہی دے رہے ہیں۔ پاکستان سی پیک کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، سی پیک کے پہلے مرحلے میں ہماری توجہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر مرکوز رہی، چین کی تقریباً 33 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری سے ہم نے بڑے توانائی اور انفرااسٹرکچر کے منصوبے مکمل کیے ہیں۔ دوسرا مرحلہ پاکستان میں خوش حالی اور روزگار کے مواقع پیدا کرے گا اور برآمدات پر مبنی معیشت کی بنیاد ڈالے گا۔ چین ہر سال 2 ٹریلین ڈالر کی درآمدات کرتا ہے لیکن پاکستان کا حصہ محض تین ارب ڈالر ہے، سی پیک 2.0 آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مستقبل کی ضمانت ہوگا اور سی پیک 2.0 کو شدومد

سے شروع کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اک چین اقتصادی راہداری (سی پیک) پاکستان اور چین کے درمیان ابھرتے ہوئے تعلقات میں ایک اہم سنگ سی پیک (CPEC) کا مطلب چین-پاکستان اقتصادی راہداری ہے، جو کہ ایک بڑا منصوبہ ہے جس کا مقصد چین سنکیانگ صوبے کو پاکستان کی گوادر بندرگاہ سے جوڑنا ہے، تاکہ تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہو سکے۔ یہ منصوبہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کا ایک اہم حصہ ہے، اور اس کے تحت سڑکیں، ریلوے، اور توانائی کے منصوبے گوادر سے کاشغر تک تقریباً 2442 کلومیٹر طویل یہ راہداری، چین کے "اکیسویں صدی کی شاہراہ ریشم" منصوبے کا حصہ ہے۔ جو کہ خطے میں رابطوں اور اقتصادی ترقی کو فروغ دے گا جو ایک اہم انفراسٹرکچر منصوبے سے معاشی ترقی، علاقائی انضمام اور تکنیکی ترقی کے لئے ایک انقلابی پلیٹ فارم میں تبدیل ہو رہا ہے۔

> سی پیک کے پہلے مرحلے میں ہماری توجہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر مرکوز رہی، چین کی تقریباً 33 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری سے ہم نے بڑے توانائی اور انفرااسٹرکچر کے منصوبے مکمل کیے ہیں۔ دوسرا مرحلہ پاکستان میں خوش حالی اور روزگار کے مواقع پیدا کرے گا اور برآمدات پر مبنی معیشت کی بنیاد ڈالے گا۔

سی پیک کی اہمیت پاکستان اور چین سے کہیں آگے تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ اقدام بنیادی طور پر زیادہ مربوط جنوبی اور وسطی ایشیا کی تشکیل کے ذریعے علاقائی منظرنامے کو نئی شکل دے رہا ہے۔ پاکستان میں گوادر بندرگاہ کو چین کے سنکیانگ خطے میں کاشغر سے جوڑنے والا سی پیک چین کو بحیرہ عرب تک براہ راست رسائی کا راستہ فراہم کرتا ہے، جس سے نقل وحمل کے اخراجات اور وقت میں کمی آتی ہے۔ یہ براہ راست رسائی پاکستان کو تجارت کے لئے ایک اہم مرکز کے طور پر کھڑا کرتی ہے، جس سے ایشیا، مشرق وسطی اور یورپ میں اس کی جغرافیائی سیاسی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، یہ رابطہ ان خطوں کے درمیان تجارت کے لئے ایک لازمی گیٹ وے کے طور پر پاکستان کے کردار کو بڑھا رہا ہے، جس سے اقتصادی اور تزویراتی مفادات دونوں کو فروغ مل رہا ہے۔ اسٹریٹجک فریم ورک کو اعلیٰ سطح کی سفارتی مصروفیات سے تقویت ملی ہے، حال ہی میں تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے دوران، جہاں پاکستان اور چین کے وزرائے خارجہ نے سی پیک کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ یہ عزم نہ صرف دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے بارے میں ہے بلکہ علاقائی استحکام اور ترقی کے لئے ایک مضبوط بنیاد بنانے کے بارے میں بھی ہے۔

سی پیک کے ارتقاء کا ایک اہم پہلو انسانی سرمائے کی ترقی پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار تبدیلی اور ہنرمند افرادی قوت کی بڑھتی ہوئی طلب کو تسلیم کرتے ہوئے پاکستان اور چین نے پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں کی ایک رینج پر تعاون کیا ہے۔ یہ اقدامات پاکستان کی افرادی قوت کو مصنوعی ذہانت (اے آئی)، زراعت، تعمیرات اور مہمان نوازی جیسے کلیدی شعبوں کے لئے درکار مہارتوں سے لیس کرنے کے لئے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ ان تربیتی پروگراموں کے ذریعے پاکستان ایک ایسی لیبر فورس تیار کرنا چاہتا ہے جو چوتھے صنعتی انقلاب کے لیے تیار

ہو اور گلوبلائزڈ معیشت میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

سی پیک فیز ٹو کے تحت ایک خاص طور پر قابل ذکر اقدام ہائی اسکلڈ ٹیلنٹ ٹریننگ سینٹر کا قیام ہے جو اسمارٹ مینوفیکچرنگ، ای کامرس اور دیگر جدید صنعتوں میں مہارت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ سینٹر پاکستان میں موجود ہنر مندی کے خلا کو پر کرنے میں مدد دے گا اور نوجوانوں کو وہ تربیت فراہم کرے گا جس کی انہیں تیزی سے بدلتی ہوئی جاب مارکیٹ میں کامیابی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، سعودی عرب اور عمان جیسے ممالک کے ساتھ ہنر مندی کے سرٹیفکیٹس کو باہمی طور پر تسلیم کرنے کی پاکستان کی کوششوں سے بین الاقوامی لیبر مارکیٹوں میں پاکستانی کارکنوں کیلئے نئے مواقع کھلیں گے، جس سے ان کی ملازمت اور نقل وحرکت دونوں میں اضافہ ہوگا۔ سی پیک کا بنیادی ڈھانچہ اہم سنگ میل تک پہنچ چکا ہے، ایسے منصوبے جو پہلے ہی پاکستان کے بنیادی ڈھانچے پر قابل پیمائش اثرات مرتب کر چکے ہیں۔ گرین انرجی، اسمارٹ مینوفیکچرنگ اور ووکیشنل ٹریننگ جیسے عالمی رجحانات سے ہم آہنگ اسٹریٹجک اقدامات کے ذریعے سی پیک پاکستان کو اکیسویں صدی کے چیلنجز اور مواقع کے لیے تیار کرنے میں مدد دے رہا ہے۔ آنے والے سالوں میں سی پیک نہ صرف پاکستان کے معاشی منظرنامے کو تبدیل کرے گا بلکہ علاقائی استحکام اور خوشحالی میں بھی کردار ادا کرے گا، جو اسے دوطرفہ تعلقات اور وسیع تر عالمی اقتصادی انضمام دونوں کا سنگ بنیاد بنائے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت پاکستان سی پیک فیز-II کی رفتار میں تیزی لائے۔ اس منصوبے کی بدولت پائیدار ترقی کے اہداف کا جلد حصول ممکن بنایا جائے۔ سیکورٹی سمیت دیگر تمام چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کیلئے جامع حکمت عملی اپنائی جائے۔ چینی قیادت کو اعتماد میں لیتے ہوئے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ منصوبہ جات کی تکمیل یقینی بنائی جائے۔ بلاشبہ پاکستان کی تجارتی و معاشی ترقی کیلئے سی پیک واضح اور فیصلہ کن کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان میں صنعتی ترقی ہو رہی ہے، نوجوانوں کیلئے جدید ہنر اور مستند سرٹیفکیشن کے حصول کے بے شمار مواقع ہیں، بیرون ملک باعزت روزگار مل رہا ہے۔ ہر سو ترقی وخوشحالی کے اجالے ہیں، سی پیک کی تکمیل سے پاکستان نہ صرف جنوبی ایشیا میں ترقی وخوشحالی کے میدان میں واضح برتری حاصل کرلے گا بلکہ دیگر اقوام میں بھی سبز ہلالی پرچم کی عزت ومنزلت میں مزید اضافہ ہوگا۔

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطابات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطابات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطابات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح عوام کا دور (ارتھ بک)	انگریزی	250/-	$-10
10	مادرملت سرمایات	اردو	250/-	$-10
11	مادرملت تصویری البم	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ویژول گرافکس	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونالوجی 1947ء تا 2006ء (چار جلدیں)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونالوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک) (چار جلدیں)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان منظرنامہ	انگریزی	250/-	
16	پاکستان - بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	آئیے پاکستان ایک طائرانہ نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان [illegible]	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان [illegible]	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	اٹلس [illegible]	انگریزی	2500/-	$-125
21	چھوٹوں کے لئے کتابچہ	انگریزی	60/-	
22	دلفریب گلگت	انگریزی	200/-	$-12
23	ٹرک آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/-	$-01
27	وحدت افکار (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	رحمت کا فرشتہ (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماہ نو غالب (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
30	ماہ نو اقبال (خصوصی ایڈیشن)	اردو	350/-	$-17
31	ماہ نو قائداعظم (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
32	ماہ نو فیض (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
33	ماہ نو احمد فراز (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
34	ماہ نو احمد ندیم قاسمی (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
35	ماہ نو جالب نمبر (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
36	ماہ نو جوش (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
37	ماہ نو انتخاب [illegible] (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
38	ماہ نو انتخاب 2018ء (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
39	ماہ نو سرمایہ پاکستان (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-15
40	ماہ نو [illegible] (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
41	ماہ نو (ماہنامہ) (گذشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
42	ماہ نو (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
43	پاک جمہوریت [illegible] (خصوصی ایڈیشن)	اردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (گذشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
46	پاکستان [illegible]	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔